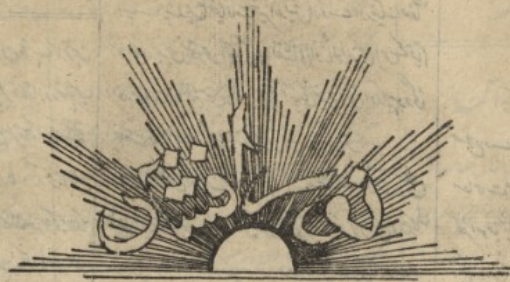




قیمت سالیانہ بلا محصول عہ

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ مع محصول عہ

نمبر ۵ جلد ۱۲ | لودیانہ ۲۴ جنوری سنہ ۱۸۸۴ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبار

مہدی کاذب نے ارادہ کیا ہے کہ ۱۵ فروری تک شہر اسکندریہ پر حملہ کیا جاوے = خدیو مصر نے اپنے وزیروں سے کہا ہے کہ اگر مہدی کاذب کو دو ہفتہ میں شکست نہوئی تو میں تخت سے کنارہ کشی اختیار کرونگا = عرب کے فرقہ بدو نے آجکل لوٹ مار کا صیغہ بڑے زور شور سے جاری کر رکھا ہے = سلطان روم نے شاہ اٹلی کو لکھا ہے کہ اگر اسوقت خدیو مصر کی امداد میں تم اپنی فوجیں روانہ کرو تو مصر کا کچھ حصہ تمہارے قبضہ میں آجائیگا = یونان کی طرف سے ایک سفارت سلطان روم کے پاس یہہ پیغام لیکر گئی ہے کہ جسقدر تمہاری فوج کی تعداد ہماری سرحد پر ہے اُس کو ہٹا لیا جاوے = لنڈن میں آجکل یہہ تجویز ہو رہی ہے کہ جس طور سے ہوسکے نہر سویز کو خرید لیا جاوے = تحقیقات ہو رہی ہے کہ پنجاب کے اضلاع میں افیون کے خرچ کی کیا حالت ہے = ٹیونس میں انگریزوں کے ساتھ اس قسم کے عہد و پیمان ہو رہے ہیں کہ انگریزی تجارت ٹیونس میں نہ ہونے پاوے = زنانہ میڈیکل کالج میں ستر دیسی اور یورپین عورتیں داخل ہوئی ہیں = نظام صاحب حیدر آباد نے کلکتہ میں ۴۰ ہزار روپیہ کو ایک تصویر خریدی ہے = ہندوستان کے صیغہ تعمیرات سرکاری میں تخفیف ہو رہی ہے لہذا حکم ہوا ہے کہ کوئی جدید کام ابھی جاری نہ کیا جاوے = ڈاکٹر ہالوے صاحب جنکی گولیوں و مرہم کا اشتہار ہندوستان کے اکثر اخبارات میں چھپا کرتا تھا ۲۶ دسمبر کو فوت ہوگئے ہیں = حضور قیصر ہند نے بابو کیشب چندر سین صاحب کی وفات پر سخت افسوس ظاہر کیا ہے = پنجاب کے تمام افسر دنگو گورنمنٹ نے ڈالی لینے کی نسبت سخت ممانعت کی ہے = انگریزی فوجوں کو ایام گرما میں بجائے خاکی وردی کے سفید وردی زیب تن کرنیکا حکم ملا ہے = خرطوم کا تمام علاقہ خدیو مصر سے باغی ہو گیا ہے = جنگ کی چھیڑ چھاڑ نے چین کی تمام تجارت کو سست کر دیا ہے = لداخ کی سڑک پر آندھی کے صدمہ سے ایک قافلہ برباد ہو گیا ہے = مہدی کے مفسد طرفداروں نے مصر کی سڑکوں پر لوٹ مار شروع کر دی ہے = حضور گورنر جنرل ہند کی کونسل میں اسوقت دو اسامیاں خالی ہیں = کالے پانی کے وحشی باشندے نمائش کے لئے کلکتہ میں پہونچائے گئے ہیں = خدیو مصر نے اپنی فوج میں سے تمام ترکوں کو نکال دیا ہے = امیر کابل معہ اپنے خاندان کے جلال آباد کیطرف روانہ ہو گیا ہے = سرحد تبت پر روسیوں کی ایک فوج پیمایش کا کام کر رہی ہے = برہما میں چین کی سفارت تجارتی معاملات میں بات چیت کرنیکی غرض سے آئی ہے = البرٹ بل پاس ہو گیا ہے اور یکم مئی سنہ ۱۸۸۴ء سے اُسکا اجرا عمل میں آئیگا = فیروزپور ریواڑی ریلوے کا سلسلہ سرسہ تک یکم فروری سے جاری ہو جائیگا = فرانس نے سلاطین یورپ سے درخواست کی ہے کہ چین سے اگر صلح ہو جاوے تو خونریزی کا انسداد ہو ورنہ یہہ جنگ لاکھوں کا خون کریگا = جنگ سونٹی میں فرانس کے ۳۶ - افسر اور ایک ہزار سپاہی مارے گئے = پیرس میں علانیہ اشتہار ہوا ہے کہ اگر گورنمنٹ انگریزی مصر میں دلیری اور استحکام سے کارروائی نہیں کریگی تو فرانس اُس ملک کو بدانتظامی سے بچائیگا = مصری فوج کے افسروں نے خدیو سے درخواست کی ہے کہ ہمکو جنگ میں نہ بھیجو اور ہم سے ایک ایک سال کی تنخواہ لیلو = یورپ میں قماربازی کی یہہ کثرت ہوگئی ہے کہ اکثر اوقات جہازوں میں قماربازی ہوتی ہے = لنڈن میں مفسدوں نے ریل کو اُلٹا کر گلیڈسٹون صاحب کو ہلاک کرنا

نور افشاں

فیروزپور میں ایک برہمن یعنی جین مذہب کا برہمن جو عرصے سے بیدک پر اپنا گزارہ معزز طور پر کرتا تھا اور شہر کے لوگ خصوصاً جین مذہب کے پیرو اسکی بڑی عزت کرتے تھے کچھ عرصہ سے مطالعہ انجیل کا چپ چاپ کرتا رہا اور آخرکار مسیح کی محبت کے قابو میں آگیا ۲۵ جنوری ۱۸۸۳ء کو بمقام فیروزپور بجناب پادری فریک نیوٹن صاحب کے ہاتھ سے بپتسمہ پاکر خداوند مسیح کی کلیسیا میں شامل ہوا +

یہ شخص مسیحی مذہب کا بڑا بھاری دشمن تھا یہانتک کہ مسیح کے نام کو گالی نکالتا تھا لیکن اب اُسی نام کے سوائے آسمان کے نیچے کوئی دوسرا نام شفاعت کے لئے نہیں مانتا اگر یہ معجزہ نہیں تو کیا ہے۔ یہ پنڈت سنسکرت بھی اچھی طرح سے جانتا ہے اور راجگان کے دربار میں اس کی بڑی عزت تھی لیکن سب سے زیادہ عزت اس نے یہہ جانی کہ مسیح کے نام کی خاطر بے عزت ہونا ہے تو جو خدا نے دئے ہیں اُنکو کون روک سکتا ہے +

جس اڈریس کا ذکر ہم نے ضمیمہ نور افشاں میں کیا ہے وہ ذیل میں درج کیجاتی ہے اور وہ یہہ ہے

ایڈریس

بخدمت مولوی لوئیس صاحب سکرٹری انجمن انصار
مسکرات لودیانہ منجانب ممبران انجمن ملکوں

غرض یہہ ہے سوسائیٹی سے جدا ہوتا ہے سکرٹری کا
دل مسموم ہوتا ہے یہاں ہر ایک ممبر کا

سوسائیٹی اگرچہ اجلاع کا نام ہے مگر تو ہم ہر ایک سوسائیٹی کی رونق انکے موجد یا کسی اور شخص پر موقوف ہوتی ہے جو اس انجمن کا نام برگزیدہ کرے جو گاڑیوں کی مانند اس سے پیوستہ ہیں جنبش و حرکت دیتا اور اسرار مقصود کو پورا کرتا ہے۔ چنانچہ انجمن انسداد مسکرات لودیانہ کا اصل

زینت۔ زیب یا دوسرے الفاظ میں یوں کہیں کہ اس سوسائیٹی کی جان ہونے کا فخر آپ ہی کو حاصل ہے۔ یہہ سوسائیٹی آپ کے پسندیدہ خیالات خیراندیش ارادے اور نیک صفات کا ایک بدیہی نتیجہ ہے۔ آپ کی جانفشانی اور اولوالعزمی اس کے قیام اور ترقی میں اظہر من الشمس ہے۔ آپکی خیرخواہی اور بہبودگی خلقت خدا خصوصاً اہل ہند پر ابین من الامس ہے +

زیادہ تر قابل تعریف امر یہہ ہے کہ آپ نے ایک دیسی مسیحی لیڈی ہوکر یورپ اور امریکہ کی تعلیم یافتہ لیڈیوں کی مانند کمال درجہ کی اولوالعزمی اور خیراندیشی ظاہر کی ہے۔ اور ایک کار اہم جو شروع میں بنایت ہی دشوار معلوم پڑتا تھا جاری کرا اپنی ہم وطن بیبیوں کے لئے ایک عمدہ نمونہ چھوڑا ہے اور عوام کے اس جاہل خیال کو کہ ہندی عورتیں ایسے ایسے کام کیا بلکہ اپنے خاندانوں کے سنبھالنے اور نیک تعلیم دینے کے لئے ہرگز ہرگز زیبا نہیں آپ نے اس رفاہ عام کام کے اجرا سے مثل بادل کا فور کر دکھلا ہے اور ہمکو کامل یقین ہے کہ اگر اس سوسائیٹی نے پنجاب میں ترقی حاصل کی جس کی ہمکو بڑی امید ہے تو آپ کے اس نیک کام کے عمدہ تاریخ اس زمانہ کے صفحہ روزگار پر لوہے کی قلم سے کندہ ہونگے اور لوگوں کے دلوں پر آب زر سے لکھے جائینگے +

آخر میں ہم کو نہایت ہی رنج ہے کہ آپ اس سوسائیٹی کے عہدہ سکرٹری سے جسکے لئے آپ بہمہ وجوہ زیبا تھیں کسی ذکی خانگی ضروری امور کے باعث دست بردار ہوتی ہیں۔ آپکی مفارقت از بسکہ شاق ہے۔ بقول ڈاکٹر محمد عثمان غنی صاحب۔

جدا جب انجمن سے اس کی وقت کا سکتر ہو
دل ہر ممبر کسطرح ہو اور نظم دفتر یہ کیونکر ہو
بجز نوحہ کے کیا ہو اگر ہو حال ابتر ہو
رہے حاکم کی طرح من بیکر جسم بیگانہ تن جدا سر ہو

مگر ہم کو یقین ہے کہ آپ اپنی نیک صلاحوں کی امداد سے ہمکو محروم نہ رکھینگی اور اس انجمن کو جو آپ کی محنتوں کا پھل ہے نہ بھولینگی۔ بطور یادگار ایک سلور پنسل آپکی نظر ہے امید کہ آپ اسکو قبول فرماویں

ابھی گھڑی گی زنجیر میں لگا انجمن لودیانہ کو خوشی بخشینگی اور جمیع ممبران انجمن شکستہ شکن بدعا ہیں بقول شخصے +

رفتنت در سفر مبارک باد
بسلامت روی و باز آئی

آجکل تمام اخبارات دیسی سلطنت انگلستان کو صلاح دے رہے ہیں کہ اگر اسوقت سلطنت انگلستان مصر کے معاملات میں پہلوتہی کریگی تو ضرور فرانس مصر کا حامی و مددگار ہو جائیگا۔ اور پھر نہر سویز کی بابت وہی تکالیف پیش آئینگی جیسا کہ ۱۸۸۲ء میں وقوع میں آیا تھا +

ہم اس بارے میں یہہ کہتے ہیں کہ انگلستان کو اگر صرف اپنے بچاؤ کے لئے معاملات مصر میں دخل دینا واجب ہو تو ضرور ہے کہ خدیو مصر کے وزیروں کی صلاحوں پر کاربند ہوا جاوے کیونکہ جب عرابی پاشا کے مقابلہ کے لئے انگلستان نے امداد دی تھی تو بعد میں وزیروں نے خرچہ جنگ سے جواب دیا تھا اور تھوڑے عرصہ بعد وا ویلا مچانے لگے تھے کہ انگریزی فوج کا قیام مصر میں اچھا نہیں ہے اور اب پھر مصر کے وزیر انگلستان سے درخواست کرتے ہیں کہ ہم کو مہدی کاذب کے زوروں سے بچاؤ۔ تو اب انگلستان کو بھی واجب ہے کہ مصر سے کسیقدر خرچہ جنگ پیشتر وصول کیا جاوے اور دوم یہہ عہدنامہ ہو جاوے کہ فرانس کا کسی حالت میں مصر کے اندر دخل نہیں ہوگا اور نہ سلطان روم کی رائے پر چلنا پڑیگا جب یہہ دونو باتیں مضبوطی کے ساتھ منظور ہو جاویں تو ضرور مصری معاملات میں انگلستان کو دخل دینا چاہئے ورنہ کچھ ضرور نہیں ہے کہ بیفائدہ زیر باری اخراجات کی اٹھائی جاوے

چین سے خبر آئی ہے کہ اہل فرانس جنگ کرنا چاہتے ہیں بلکہ انکی درخواست ہے کہ صلح ہو جاوے۔ اسپر چین نے صاف جواب دیدیا ہے کہ جبکہ ہم جنگ کا ٹھاٹ تیار رکھتے ہیں اور تمام سامان جنگ طیار ہو چکا ہے اور فوجیں اپنے اپنے مقام چھوڑکر جنگ کے لئے روانہ ہو چکی ہیں تو کسطرح جنگ ملتوی ہو سکتی ہے ہاں اگر تمام اخراجات سامان دیدو تو صلح ہو سکتی ہے

مراسلات

حالات شہر مدراس

مصدر عنایات اسسٹنٹ اڈیٹر نورافشاں صاحب مدظلہ العالی آداب بجالاتا ہوں - عرض یہہ ہے کہ اخلاص نامہ ہذا درج اخبار فرما کر بندہ کو ممنون منت فرماویں *

امسال اتفاقیہ براے انقضائے رخصت ضروریہ بندہ شہر مدراس میں وارد ہوا مختصر حال شہر مدراس کا یہہ ہے کہ شہر مدراس بڑا وسیع اور فراخ شہر ہے اور کوسوں کے پھیلاؤ میں منتشر آبادی ہے باشندگان شہر مذکور متفرق المراسم و مختلف المذاہب ہیں خصوصاً ہنود اور محمدی شہر کے قدیم باشندے ہیں شہر مذکور میں سلمان وہ ہزار آباد ہیں چرچ مشن سوسائیٹی کی فیاضانہ ہمت ودلیری سے مسلمانوں کے لئے رائے پیٹ محلہ شہر میں ایک خاص مدرسہ ہے جس میں صرف مسلمانوں کے ہی اطفال تعلیم پاتے ہیں کہ جن کی تعداد قریب دو سو کے ہے - یہہ مدرسہ زیر نگرانی دو نوجوان مشنریوں کے ہے جو کہ علاوہ دینداری و پرہیزگاری کے حقیقی بھائی بھی ہیں اور اپنا اوقات شبانہ روز یسوعی دین کی ترقی اور یسوعی نجات کی تشریح میں محض مسلمانوں ہی میں صرف کرتے ہیں اگرچہ شہر مدراس میں اور بھی مشن ہیں لیکن خاص مسلمانوں کے لئے کوئی مستثنی نہیں ہے کیونکہ مسلمانوں کی روزمرہ کی بول چال اُردو ہے اور دوسرے مشنری اُردو نہیں جانتے ہیں بلکہ ٹیمل و تلنگو زبانوں میں انجیل مقدس کی بشارت دیتے ہیں ان دونوں نوجوان مشنریوں نے کمال استقلال و بردباری سے انجیلی خدمت کو شروع کیا ہے گرچہ ابھی محنت کا ثمرہ ظاہر کوئی پیدا ہوا نہیں ہوا ہے مگر تو بھی انکی زراعت سبزہ زار آبدار ہو رہی اور انکی محنت بیفایدہ اور لاحاصل نہیں ہوتی ہے بلکہ ان کی کلام نے نور ویندگی طرح زمین میں جڑ پکڑی ہے جس سے اُمید قوی ہے کہ اُنکا ثمرہ دار نکلیگے - مدراس کے ہنود اور مسلمانوں کا مقابلہ کرنے سے مجھے مسلمانوں کی پست حالی اور بیس ماندگی پر کمال افسوس و رنج ہوتا ہے کہ مسلمانان مدراس علاوہ قلت معاش کے علمی لیاقت میں بھی ہنود سے کمتر اور شکستہ حال اور پریشان روزگار ہیں اور بسبب نہونے سرپرست و پیشوائے قابل کے یہہ قوم آوارہ و سرگردان اور مثل خانہ بدوشوں کے اس شہر میں بسر کرتی ہے باوجود تنگی معاش اور قلت علم کے ان کا غرور اور خود پسندی بہ نسبت شمالی مسلمانان کے حد سے بڑھا ہوا ہے اور یہی انکی پست حالی و فرو ماندگی کا سبب ہے علاوہ مذہبی علوم و معلومات کے سنجیدگی اور شایستگی جیسا کہ شمالی مسلمانان ہند میں پائی جاتی ہے ان میں شاذ و نادر نظر پڑتی ہے مگر ان کا جوش و خروش اور تعصب مذہبی بہ نسبت شمالی و مغربی مسلمانوں کے کئی درجہ فوقیت رکھتا ہے اور ان کے تعصب میں سرگرمی و جوش طبعی نہ اسلئے ہے کہ یہہ لوگ اپنے مذہب کے پورے پورے عالم و ماہر ہیں بلکہ انکی عادت ہی ایسی ہو گئی ہے جبکہ انکی اس حالت مجبورانہ میں یہہ نوبت ہے تو حالت اختیاری میں کسقدر ہو سکتی ہے بقول سعدی شیرازی شعر

گربہ مسکین اگر پر داشتی - تخم گنجشک از جہان برداشتی - انکی

یہہ وحشیانہ حالت اور نا ملیدانہ برتاؤ نئی بدعات اور نو ایجاد رسمیات کی تقلید سے بھی زیادہ ہو گئی ہے اگرچہ ہند کے شمالی حصہ کے مسلمانوں میں بھی بہت نو ایجاد رسمیات اور دینی بدعات کا رواج عام ہو گیا ہے اور بعض تقلید کی لکیر کو بڑنگ پیٹتے جاتے ہیں مگر اُن کی علمی روشنی اور عالمانہ صحبت موجب امتیاز ہے اور اُن کا قبروں پر جانا اور خانقاہوں کی زیارت کرنا اور مُردوں سے منتیں ماننا اور چراغ وغیرہ روشن کرنا اور مجالس عرس اور سرود و مزامیر کو عمل میں لانا اور اُسکو ثواب و حسنات میں شمار کرنا اور ارواح و انفاس کو حاضر و ناظر جانکر اُن کے نام سے فاتحہ خوانی کرنا اور طعام و شیرینی تقسیم کرنا اور بذریعہ خیرات و صدقات اُنکی مخلصی اور رہائی کا وسیلہ جاننا اور اس فعل کو ثواب جانکر حصول سعادت مان لینا اور تعزیہ داری اور علم برداری اور دُلدُل کی سواری نکالنا اور حسنین اور اُن کے نانا بزرگوار کی خوشنودی تسلیم کرنا اور گیارھویں اور سوئم و دہم و چہلم وغیرہ کا پابند ہونا یہاں کے مسلمانوں سے بدرجہا فرق رکھتا ہے یہاں کے مسلمان علوم دینی میں چنداں واقف نہیں ہیں یہاں کے مولوی صاحبان بھی چنداں علوم دینیات میں استعداد نہیں رکھتے ہیں اگر کسی کو تھوڑا بہت ہے بھی تو وہ دنیاوی کاروبار میں ایسا محو ہے کہ طمع نفسی اور اغراز ذاتی میں اسقدر مستغرق ہے کہ سوائے ذاتی فایدہ اور کچھ نہیں کہہ سکتا ہے اور نہ مسلمانوں کو ایسی حرکات سے روک سکتا ہے اگر روکے تو نان شبینہ سے ہاتھ دھو بیٹھے اور مسلمانوں کی جماعت سے خارج کیا جاوے - راقم مسلمانوں کی علمی لیاقت و دنیاوی تہذیب سنا کرتا تھا اور اسی شوق سے ضروری رخصت کے پورا کرنے کو مدراس میں وارد ہوا اور خیال کرتا تھا کہ اپنے مسلمان بھائیوں کو انجیلی بشارت سے مستبشر کرے مگر جب انکی یہہ حالت دیکھی تو وہ شوق ہی سرد ہو گیا اور معاملہ دگرگون نظر آیا - سعزز اڈیٹر میں سچ عرض کرتا ہوں اور میرا اظہار خلاف اور فخریہ ہرگز نہیں ہے میں نے ابتک کوئی ایسا مسلمان مدراس میں نہیں دیکھا ہے کہ جس کو حیدرآباد اور شمالی و مغربی ہند کے مسلمانوں پر فوقیت و سبقت حاصل ہو اس قیاس سے اگر میں یہہ کہوں کہ مسلمانان مدراس نے تعصب و جاہلانہ و وحشیانہ برتاؤ ساری ہند سے عاریتاً لیلیا ہے بیجا نہیں ہوگا - اخبار منشور محمدی کے اڈیٹر جناب قاضی نظام الدین صاحب سے تین مرتبہ بندہ سے ملاقات ہوئی اور وہ بھی قصداً نہیں مگر اتفاقیہ میل ہو گیا اُن کے اخلاق اور طرز تقریر کی کیفیت تحریر کرتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے کیونکہ کسی زمانہ میں یہہ خاکسار بھی اُسی گروہ میں شامل تھا یہہ صاحب بزبان خود اپنی تعریف کرتے ہوئے پھولے نہیں سماتے ہیں دینی مباحثہ کے حیلہ سے برملا دشنام دہی اور ہتک کرنیکو ذرہ دقیقہ نہیں چھوڑتے ہیں اُن کے اس ڈھنگ اور برتاؤ پر لحاظ کرنے سے کیا شکل باقی رہتی ہے کہ منشور محمدی کس رتبہ کا اخبار ہوگا جو کہ اڈیٹر صاحب کے خیالات کا ذخیرہ ہے جبکہ اڈیٹر صاحب کا حوصلہ ہدون مایہ ہے نہ معلوم ہوا ہوگا مجھے کمال افسوس آتا ہے کہ مسلمانان مدراس اپنی شیخی

کی بدولت پست حال ہوگئے کہ اپنی ہم قدم قوموں سے بہت [illegible]
ہوگئے اور انکی نگاہوں میں ذلیل وخوار نظر آتے ہیں پھر بھی اپنے
قدیمانہ چال چلن اور رویہ کو ترک نہیں کرتے ہیں اور علم و سنجیدگی
کو کام میں نہیں لاتے ہیں اڈیٹر صاحب آپ تعجب کرینگے کہ میں
مسلمانوں کی حالت پر اپنا افسوس ظاہر کرتا ہوں شائد آپکو
یہہ معلوم نہیں ہو کہ مسلمانوں سے مجھے خاص علاقہ ہو کیونکہ
کسی زمانہ میں یہہ خاکسار بھی اُسی گروہ میں شامل تھا اور میرے
عزیز واقربا بھی ابتک اُسی گروہ میں ہیں میرا افسوس اور ہمدردی
محض قومی ہمدردی ہو اور آگ ہاشمی مجھہ میں جوش زن ہو اور میں
دعا مانگتا ہوں کہ خالق ارض وسما مسلمان بھائیوں کو دانش
و فہم بخشے کہ وے جلد ہدایت اور راہ راست پر آجاویں اور
ناستی وحق پرستی سے خداوند مسیح پر ایمان لاکر نجات ابدی اور
حیات سرمدی حاصل کریں اور مسیح کی دستگیری اور پناہ گزین
ہوں انکا بیڑا پار ہووے اڈیٹر منشور محمدی کو بندہ نے ایکخط
لکھا ہو اور زبانی بھی مستدعا کیا کہ دین کی نسبت مجھے تفصیل
کرلیویں مگر انکی لیت ولعل سے صاف ظاہر ہو کہ وہ مقابل آنے سے
گھبراتے ہیں اگر اتفاق مباحثہ کا ہوا تو بذریعہ تحریر مفصل کیفیت
سے مطلع کرونگا ابتک جو اُن سے تقریر ہوئی اُس سے واضح
ہوا کہ اڈیٹر صاحب ثبوت دین محمدی سے گریزاں ہیں اور
ثبوت دین مسیحی کے سُننے سے انکو عار ہو ✦

مدراس کے ہنود میں دو قسم کے ہندو ہیں۔ اول قسم کے ہندو
تعلیم یافتہ ہیں کہ جنہوں نے علوم انگریزیہ میں دست رس پیدا
کی ہو اُن کے مذہبی خیال روز بروز متبدل ومتغیر ہوتے جاتے
ہیں وے قدیمی مذہب ہنود کی پابندی وعمل درامد کو عار سمجھتے
ہیں اور بت پرستی اور دیوجا پاٹ کو ترک کرکے نئی سوسائٹیوں
کی شمولیت میں بسر کرتے ہیں اور جو کسی سوسائٹی کے شامل
نہیں ہیں وہ بنام ہندو ہیں بعض لامذہب و دہریہ وغیرہ
ہیں برہمو سماج اور آریہ سماج اور برہمو [illegible] سماج کا رواج مدراس
کے ہنود میں مطلق جاری نہیں ہوا اگر ہو تو بہت کم [illegible]
یہہ نئی نسل کے لوگ قدیمی مذہب ہنود کے پابند نہیں ہیں [illegible]
کی صورتوں اور دیوی دیوتوں کی مورتوں کی پوجا پاٹ اور مندروں کے
درختوں اور سنگی بتوں کے چڑھاوے انکو منظور نہیں ہیں اور بعض
اِس نئی ملت کے نوجوان خدا کی ہستی اور وجود کا انکار کرکے
خیالی وعقلی مذہب کے پابند ہیں۔ مدراس کے دوسری قسم کے
ہنود قدیمی بتوں کی پرستش وعبادت کرتے ہیں اور اُن کی
دینی رسمیات اور مذہبی عبادات مثل دیگر بت پرستوں کے
ہیں اِن کے مندر اور معابد شمال کے ہندوؤں کے مندروں سے
بالکل الگ ہیں اِن کی عبادت کے اطوار اور روزمرہ کی پرستش
کی رسمیات شمالی ومغربی ہنود سے بالکل جُدا ہیں اِن کی
بول چال ٹیمل و تیلگو ہو انہوں نے اپنی معاشرت کے قواعد
کی بنیاد وہی رکھی ہو کہ جو اِن میں جاری تھی اشیاء خوردنی
اور نوشیدنی و پوشیدنی میں شمالی ہندوؤں کی [illegible]
اور ضعیف الاعتقاد ہرگز نہیں ہیں اِس میں کچھہ شک نہیں
ہو کہ مدراس کے ہنود دیگر ہنود سے جو کہ ہند کے شمالی ومغربی
ومشرقی حصص میں رہتے ہیں بالکل مختلف ومتفرق ہیں یہہ
اختلاف ہنود و مذہب کے بطلان کی قوی دلیل ہو اگر ہندو
مذہب حق ہوتا تو یہہ اختلاف وتبدل وتغیر ہرگز نہیں ہوتا ہو
چنانچہ حافظ شیرازی نے مسلمانوں کے اختلاف کے بارے میں فرمایا ہو
سے جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ۔ چون ندیدند حقیقت
رہ افسانہ زدند ✦ راقم سید یوسف حامد مسیحی حیدرآبادی از مدراس

شراب خانہ خراب

منجانب فتح الدین صاحب تھرڈ ماسٹر مشن سکول جالندھر
جو ۲۵ جنوری ۱۸۹۰ء کو جلسہ انسداد مسکرات مشن سکول لودیانہ
میں پڑھا گیا

مسکرات جن کا استعمال پنجاب میں مدت سے جاری ہو
شراب پوست افیون بھنگ۔ اور چرس ہیں۔ یہہ بتلانا تو آسان
نہیں کہ یہہ چیزیں کب سے شروع ہوئیں لیکن یہہ کہہ سکتے
ہیں کہ بہت کچھہ عیاشی کے خیال سے پھیلیں اور انگریزی
عملداری میں ترقی پر ہو پہنچیں آگے صرف ایک ہی سٹریل یعنی
شراب پینے میں آتی تھی اب طرح طرح کی ولایتی شرابیں وائین
برانڈی۔ وسکی۔ جن۔ ایل وغیرہ جن کے اقسام لکھنے کو ایک
علیحدہ فہرست چاہئیے ہر ایک شہر میں بآسانی ملسکتی ہیں اور
انگریزی وفرانسیسی شراب سازوں کی بدولت پنجاب کی دولت
سے خوب ہاتھہ رنگ رہے ہیں۔ افیون کی ترقی ہندوستانی
عیاشوں کی مہربانی ہو جن کے قدم سے اس کالی بلانے
مدک۔ چانڈو وغیرہ صورتوں میں بھی سر نکالا کیونکہ آگے
پنجاب کے لوگ اسکو کھاتے اور کبھی کبھی گھولکر بھی پیتے تھے
اب اس نئی ایجاد سے بخت برگشتہ کی طرح اوندھے پڑکر
جلاکر پھونک اُڑانے لگے ہیں علی ہذا القیاس بھنگ سے چرس
اور چرس سے گانجہ تک نوبت پہونچی ہو ✦

یہہ سچ ہو کہ دُنیا میں ہر انسان خوشی کا متلاشی ہو اور
اسکی تلاش کے بغیر اُس سے دم بھر بھی رہا نہیں جاتا لیکن
یہہ بھی ظاہر ہو کہ سچی خوشی محض صحت اور عقل کے قیام پر منحصر
ہو اور جب اِن دونوں خداداد نعمتوں میں سے ایک میں
بھی خلل آگیا تو بس خوشی ندارد صحیح المزاج اور صاحب عقل
آدمی صحت کے فرزند کہلاتے ہیں اور صحت کی خوبیاں [illegible]
طور پر اُن میں موجود پائی جاتی ہیں آنکھوں میں چمک رنگت
میں رونق چہرہ پر بشاشت نسوں میں طاقت دن بھر کی
محنت میں انکی خوشی ہو سلام انکی بھوکیں بڑھاتا ہو کھانا مزہ دیتا
ہو خراب عادتوں کا مغلوب کرنا انکا فخر ہو صحت اور عقل کے
دشمنوں یعنے مسکرات کے سایہ سے بھاگتے ہیں اُن کے نام
پر تین حرف بھیجنے میں خوشی انکی اگرچہ معتدل ہو لیکن مستقل
نیند اور آرام گو تھوڑا لیکن میٹھا اور بلا مزاحمت خون بالکل
صاف اور اسلیواسطے جسم اکثر مرضوں سے پاک۔ یہانتک
کہ طبیب اُن کے گھر کا دروازہ شکل سے دیکھتا ہو انپر افسوس [illegible]



گھروں کو تاکتی ہو لیکن اندر آنے کی جرأت نہیں کر سکتی اُنکی محنت کا پھل بہت حقداروں کو ملتا ہے۔ قوم کو اُن کے ہونے کا فخر ہو ملک کو اُنکی کوششوں میں بڑی اُمیدیں ہیں اور گورنمنٹ وقت اُنکی خدمات کی مختار ہے +

لیکن افسوس کہ اکثر ہمارے نوجوان خوشی کی تلاش میں اُلٹی راہ چلتے ہیں عیاشی کو جو صحت اور عقل کی دشمن ہو سچی خوشی کا ذریعہ سمجھتے ہیں گویا سراب میں آب اور خشکی میں مچھلی ڈھونڈتے ہیں عیاشی ایک دغاباز عورت کی طرح اُن کے سامنے آتی ہو جادو بھری نگاہوں سے اُنکے دلوں کو لبھاتی ہو فریب آلود کرشموں سے اشارے کرتی ہو آخر سبز باغ دکھا کر اپنے دام میں پھانس لیتی ہو اور اُن کے آگے اپنا مہلک دستر خوان بچھا کر قسم قسم کے زہریلے کھانے عجب انداز سے چُنتی ہو کہیں لال لال شراب کا جام ہو کہیں لہلہاتی بھنگ کا پیالہ ہو کہیں سونہری آب پوست کا دورہ ہو کہیں چینی کی خوبصورت پیالیوں میں چنیا بیگم ہو کہیں دیئے کی لاٹ پر چانڈو کے چھینٹوں کیواسطے زمین دوز بستر بچھا ہو کہیں چرس کے دم لگانیکا خوبصورت کلیان دھرا ہے۔ اِدھر گانجہ کا سامان ہو اُدھر مدک کے عنوان ہیں غرض سب مسکرات موجود ہیں اور یہ شعر زبان حال سے مترشح ہو ع بہار عمر ملاقات دوستداران است۔ جو حظ بردخضر زعمر جاودان تنہا۔ پھر کسی کو میٹھی اور ملذذ کسی کو شتہی اور مفرح کسی کو قوی الالتذاذ اور کسی کو ممسک بتاکر اُن کی طرف راغب کرتی ہو عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے جھٹ لٹو ہو جاتے ہیں۔ ہوش و حواس پہلے ہی نظر کر بیٹھے ہیں اور رفتہ رفتہ صحت اور تندرستی سے ہاتھ دھو دیتے ہیں +

پہلے پہلے نشہ البتہ کچھ سرور کا لطف اور کچھ طاقت کا کرشمہ دکھاتا ہو نشہ خوار اسکو اپنی عقل کی غلطی سے غم غلطی اور تازگی کا نسخہ سمجھتا ہو تھوڑے سے بہت اور بہت سے ہمیشہ کا عادی بن جاتا ہو اور پیچھے سے عجب خمیازے اُٹھاتا ہو وہ لطف اور طاقت اصل میں اُسی کے خون کے اخراجات میں جو

سمیات کی مہلک تاثیر سے پیدا ہو کر دل اور دماغ دونوں کو غارت کر دیتے ہیں اور نشہ کی مداومت سے بڑھتے بڑھتے خون کو جو زندگی کا دارومدار ہو بالکل سوختہ کر دیتے ہیں۔ نشہ طبیعت بجا ہم کر طبیعت ثانی بنجاتا ہو اور نشہ خوار اسکے بغیر ایک دم چین نہیں لے سکتا جب بے چین ہوتا ہو تو پھر نشہ سے امداد چاہتا ہو اور جان بچانے کو اُسکی اوٹ ڈھونڈتا ہو مگر نشہ محض ریت کی دیوار ہو جس کی بنیاد ہوا پر ہو اِدھر قائم ہوئی اُدھر ڈھ گئی +

آدمی کا جسم مثل گاڑی کے ہو جس کا کوچبان عقل ہو جبتک کوچبان قائم ہو گاڑی صاف و بے کھٹکے چلتی ہو اور جہاں وہ گر گیا پھر گمراہ ہو کر اِدھر اُدھر بھٹکتی ٹھوکریں کھاتی اور آخر چکنا چور ہو جاتی ہو اسیطرح نشہ خور عقل کو خیرباد کہکر اِدھر اُدھر بھٹکتا ہو طبیعت پر قابو نہیں رہتا اور اسیواسطے پہلے پاگل پھر مسخرہ کہ روزگار اور پھر مخبوط الحواس بنجاتا ہو خبط میں وحشیانہ حرکات اور بے رحمانہ افعال کا مصدر بنتا ہو بیجا غل شور گالی گلوچ اور عام ایذا اُسکے ادنی کام ہیں سنگین جرایم مثل زنا بالجبر قتل عمد خودکشی اور مار پیٹ دنگہ فساد سے ذرہ نہیں رُکتا کمینوں سے کمینوں کا مسخرہ اور عوام کی نگاہ میں ذلیل اور پاجی ٹھہرتا ہو غرض اپنی پیدائش کی علت غائی چھوڑ کر خدا کے غضب اور انسان کی حقارت دونوں کا مورد بنتا ہو جبتک کچھ جائداد باقی ہو قرض دام ملتا جاتا ہو جہاں وہ غرق ہو گئی پھر اڈّوں پر بیٹھ جاتا ہو لوگوں کو اسکی زبان پر اور اسکے ہر غلطی غلطی پھر وسہ نہیں رہتا خواہ اُن میں کچھ صداقت ہی باقی ہو لیکن کوئی کام نہیں دیتا بس بیکار رہتا اور بھوکوں مرتا ہو نشہ جواب اسکی زندگی ہو اُس کا خرچ افلاس کو اور بڑھاتا ہو خاندان جو اسکی خراب عادات کے باعث عذاب میں ہوتا ہو اُسکو پیار نہیں کرتا بس گھر اسکا کمبختی اور مصیبتوں کا مسکن بنجاتا ہو اور بیماری اور تکالیف اُسکی عمر کو قطع کر دیتی ہیں۔ زر دادن دور دسر خریدن کے یہی معنی ہیں +

لو دیکھتے ہی دیکھتے عیاشی کی خوشیاں جنوں سے تبدیل ہو جاتی ہیں اعصاب خشک ہو جاتے ہیں رجولیت کا

نام و نشان نہیں رہتا معدہ کمزور ہو جاتا ہو بھوک ہو کھانی ہو کھانا مزہ نہیں دیتا آنکھوں میں مردنی چھا جاتی ہو چہرہ کا نہ روپ نہ رنگ دل میں نہ ولولہ نہ اُمنگ ہاتھ کانپتے ہیں لاتیں تھرتھراتی ہیں پاؤں اِدھر پھسلا ہاتھ اُدھر گرا سر اِدھر ڈھلکا دھڑ اُدھر لڑھکا طبیعت جلی بلی گویا اپنے آپ ہی سے بیزار جو گرہ میں تھا وہ ٹھیکیدار کی نظر ہوا اب کام ہو نہیں سکتا اور نہ کوئی قرض دیتا ہو اُدھر نشہ بغیر رہا نہیں جاتا آخر ہاتھ میں کاسہ گدائی ہو اور یہ صدا زبان پر جاری۔ ایک پیسے کے گھوڑے پر چڑھانے والے تیری خیر ایک دمڑی کا سبزہ پلانیوالے تیرا بھلا لو ابھی خوبصورت جوان تھا ابھی بوڑھوں سے بڑھکر ناتوان ہوا ابھی عمر طبعی کے نصف تک نہیں پہونچا تھا کہ انجام کے عنوان ہیں یہ سب حضرات مسکرات کے نتایج ہیں کسی نے مسکرات کے خواص میں ظریفی طور پر کیا خوب کہا ہو کہ شراب اول درجہ میں ہمچو ما دگرے نیست۔ درجہ دوم میں چرنا شخص ہا سگ و روغ۔ تیسرے میں یا بدست دگرے دست بدست دگرے۔ اور چوتھے میں ہم آغوش لحد +

افیون پہلے درجہ میں مکھیاں مارنا۔ دوسرے میں آنکھیں مانگنا۔ تیسرے میں غایب حواس و بیہوش۔ اور چوتھے میں کفن بدوش۔ اسیطرح باقی مسکرات کا حال ہو بھنگ کا تو کہنا ہی کیا ایک جھونکے میں الّو چانڈو بازی نرا حمق گانجہ محض پاجی بن۔ مدک ٹھٹھہ ذلالت اور چرس بن آئی موت +

افسوس اس ظالم مسکرات نے کسقدر ہونہار قیمتیں اور لیاقتیں بے وقت خاک میں ملادیں اور کہا تک والدین اور دوستوں کی بڑھی ہوئی اُمیدیں یکلخت قطع کر دیں کسقدر ہمارے نئے پود کے ذخیروں کو ویران کردیا قومی طاقت کو چوس لیا ہماری مسجدوں مندروں اور گرجاؤں کو بہت کچھ خالی کردیا ہماری عام تعلیم کے اغراض کو نکما اور لاحاصل بنادیا جیلخانوں کو قریباً بھر دیا پاگلخانوں کی کوٹھریوں کو آباد کیا ہمارے شریف خاندان کو ذلیل کر دیا اور غریب غربا کو رہتے سہتے حیوان لایعقل بنا دیا۔ خدا اسکا ستیاناس

سے اور انجمن انسداد مسکرات لودیانہ کی کوششوں میں برکت دے کہ وہ اپنے بزرگوں کے پھیلاوے نشہ خوروں کو تباہی سے بچاوے اور انکو اپنی آپ عزت کرنا سکھلا کر از سر نو انسان بناوے +

بڑھے ہوئے پھیپھڑے منہ او بیتہ تقبضیت - ضعف معدہ اور درد سر ولس کے اپیل پلس سے سب رفع ہوجاتی ہے قیمت ۵ آنہ فی ڈبی اتیس میڈن کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہے +

اخبارات تاربرقی

قاہرہ ۲۰ جنوری - بیکر پاشا سنکم کے گرد نواح کے شیخوں کے ساتھ کامیابی کے ساتھ گفتگو کر رہا ہے بہت سے ان میں سے شہر میں آئے ہوئے ہیں جنرل گورڈن سر ایولن بیرنگ سے سویز میں ملاقات کریگا بعدہ کارسفورٹ جہاز پر سکم کو جاویگا +

بمبئی ۲۲ جنوری - تانا کی پولیس نے ایک گروہ جن کا سردار ایک مسلمان ہے گرفتار کیا ہے یہہ لوگ سات سال سے بمقام درستوو اور سالسٹ تحصیل بمبئی کے کھوٹے روپیہ بنانے اور چلانے میں مصروف تھے +

بنک بمبئی کا حال میں غبن کے باعث سے ۴۹ ہزار دو سو ۲۷ روپیہ کا نقصان ہوا - رپورٹ سے معلوم ہوا کہ شرف کا محکمہ از سر نو ایسی بنیاد پر قائم کیا گیا ہے کہ جو آئندہ کے لیے بقول ڈائرکٹروں کے بالکل بے خطر ہوگا +

لنڈن ۲۲ جنوری - کرنل ہوم جیسلی کے ممبر پارلیمنٹ نے استعفا دیدیا +

قاہرہ ۲۲ جنوری - گورنر خرطوم نے خدیو مصر کو تار دیا ہے کہ سنیار سے فوج آنے پر میں شہر کی حفاظت کرونگا - ڈوئم کے نیچے جو لائن ہے وہاں سے روک اٹھانے کیواسطے ایک مہم روانہ کیگئی ہے +

وائینا ۲۲ جنوری - ایم ڈی جیرز آج یہاں سے واپس سنٹ پیٹرز برگ کیجانب روانہ ہوا +

بمبئی ۲۲ جنوری - آیندہ لبرل پارٹی کا جو سردار ہوگا اسکی حفاظت کی نسبت مسٹر گلیڈسٹون تجویز سوچ رہے ہیں

اخبار ٹائمز نے ایک اور بیہودہ مضمون لارڈ رپن کی نسبت شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ گورنمنٹ نے کچھ کر دکھلانیکی کوشش کی تھی مگر خاک نہیں کیا اور اسکی حکومت جسکو اس نے شاندار سمجھا ہے بالکل شرمناک ہے +

مسٹر گلیڈسٹون نے اپنی سالگرہ کی رسم ایک درخت کاٹ کر ادا کی - جن کے کاٹنے میں ان کے بیٹے ہربرٹ نے ان کو مدد دی +

لبرل مدبروں کے ایک گروہ نے جو ہمبرڈن کی سیر کرتے تھے چھلکوں سے اپنی جیبیں بھر لیں اور بعض نے انکو بوسہ دیا +

افواہ ہے کہ کل کی مجلس وزرا میں آیرلنڈ اور مصر کی نسبت سخت مخالفت رائے ظاہر ہوئی +

چونکہ گورنمنٹ ڈرومور میں ایک قومی جلسہ کا اشتہار دینے میں ناکامیاب رہی ہے اسلئے ہزاروں لوگ فرقہ اورینج کی مخالفت کیواسطے جمع ہوئے - جنگی اور پولیس کے ایک کثیر گروہ نے ایک بڑی خونریزی کو روکا - دو شخص فرقہ لائیٹ کے پولیس نے سخت مجروح کئے - ٹائمز کی تار برقیں جو خرطوم سے آئی ہیں ظاہر ہے کہ وہاں کے معاملات ابھی نہایت خطرناک حالت میں ہیں اور اسی لئے خیال کیا گیا ہے کہ فوج پر بر گوردن پس جانا چاہئے - ایک اور تار میں یقین دلایا گیا ہے کہ مصری فوج کے چھوٹے افسر کہتے تھے کہ ہم سے دس گنی تنخواہ لے لو مگر لڑائی پر نہ بھیجو +

جنگ سونٹی میں فرانس کے ۳۰ افسر اور ایک ہزار سپاہ ضائع ہوئی دشمن کا نقصان اس سے کچھ حصہ زیادہ بیان کیا گیا ہے +

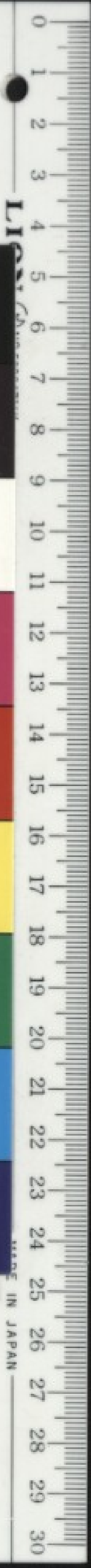
پیرس میں علانیہ کہدیا گیا ہے کہ اگر گورنمنٹ انگریزی مصر پر دلیری اور استحکام سے کارروائی نہیں کریگی تو فرانس اس ملک کو بد انتظامی سے بچائیگا +

لنڈن ۲۲ جنوری - سر چارلس ڈلک صاحب نے مل بمقام چیلسیا گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جنرل گورڈن مصر میں خلوص کی حکمت عملی پر کاربند ہوگا - اور یہہ بھی کہا کہ وہ مطابق احکام سر ایولن بیرنگ صاحب کے کارروائی کرتا ہے اور کہ بحر احمر کے ساحل پر قبضہ رکھا جاویگا +

کولمبو ۲۱ جنوری - ۱۴ دسمبر کو فرانسیسیوں نے موضع فتا پر جو اس سڑک پر واقع ہے جو سانگ کوئی سے سانٹی کو جاتی ہے اور نیز مستحکم قلعہ نیز جس سے اس سڑک کی حفاظت ہوتی تھی حملہ کیا لڑائی دن بھر ہوتی رہی اور ترکو اور ٹرلیر نے دو مرتبہ پس پا ہونے کے بعد دو قلعہ نیز دھاوا کیا اور انپر قبضہ کر لیا یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ فرانسیسیوں کو دو سو پچاس آدمیوں کا نقصان ہوا اور دشمن کا نقصان غالباً اس سے دو چند ہوا دوسرے دن صبح کو دوسرے قلعہ پر قبضہ کر لیا گیا اس کے بعد بھاری بھاری توپوں کی باٹریاں قلعہ سانٹی پر فیر کرنے کیواسطے کھڑی کیگئیں - ۱۶ دسمبر تک گولہ اندازی جاری رہی اور اس روز رات کو فوج کا ایک گروہ قلعہ کی دیواروں کے قریب گیا اور علی الصباح قلعہ کے اندر گھس گیا اور اسوقت معلوم ہوا کہ فوج کا ایک بڑا حصہ وہاں سے نکل کر ایک اور قلعہ کو چلا گیا تھا جو تین میل آگے واقع تھا چینیوں کے نقصان کا تخمینہ تین ہزار آدمی سے لیکر چھ ہزار آدمی تک کیا جاتا ہے - لاشوں کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے - فرانسیسیوں کے نقصان کا تخمینہ ساڑھے تین سو آدمی سے لیکر ایک ہزار آدمی تک کیا جاتا ہے - چینیوں نے خاصکر فرانسیسی افسروں کو اپنا نشانہ بنایا اور بہت سوں کو قتل کیا - سانٹی میں ایک بڑا خزانہ ملا اور جبکہ شہر پر قبضہ ہوگیا تو وہ چند گھنٹوں کے واسطے فرانسیسی فوج کو حوالہ کر دیا گیا اور اس وقت ایک ہولناک ماجرا پیش آیا +

سانٹی کی شکست چینی گولہ اندازوں کی کم لیاقتی سے





سے منسوب کیجاتی ہو چنانچہ نہایت عمدہ توپیں کرب کی جو ہولی گولوں کے بھرنے کیوجہ سے برباد ہوگئیں۔ مردوں میں بہت کم چینی پائے گئے اور وہ قریباً سب نامی تھے سیاہ جھنڈے والوں کا سردار فرار ہوگیا +

چینی مقام بکنین سے دریا کے عبور کرنے اور ہنوئی پر حملہ کرنے کیواسطے بڑے استقلال کے ساتھ کوشش کررہے ہیں۔ اُنہوں نے فرانسیسیوں کے ہلاک ہونیسے چھ سو گز کے فاصلہ سے ایک باڑی قائم کی ہو مگر بہت نقصان نہیں ہوا ہو +

قاہرہ ۲۲ جنوری۔ گورنر خرطوم نے بذریعہ تار برقی کے خدیو مصر کو یہہ لکھا ہو کہ جسوقت سنار سے فوج آویگی اُسوقت وہ شہر کی حفاظت کرسکیگا۔ دریائے نیل جو مقام دویم کے نیچے رکا ہوا ہو اُسکے صاف کرنے کیواسطے ایک جماعت روانہ ہوگئی ہو +

وائینا ۲۲ جنوری۔ ایم ڈی جیرس آج یہاں سے سینٹ پیٹرزبرگ کو واپس گئے +

کلکتہ ۲۴ جنوری۔ اطلاع کے کاغذ میں بیان کیا گیا ہو کہ آئندہ [illegible] کو قانونی کونسل کے اجلاس میں مندرجہ ذیل کام پیش کیا جاویگا یعنے مسٹر البرٹ یہہ تحریک کرینگے کہ مسودہ قانون ترمیم مجموعہ ضابطہ فوجداری سنہ ۱۸۸۲ع کی نسبت سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پر جہاں تک کہ وہ یورپین انگریزی رعایا پر اختیار کے عمل میں لائے جانیسے متعلق ہو غور کیا جاوے

مہاراجہ صاحب دربھنگہ یہہ تحریک کرینگے کہ مسودہ قانون کی دوسری دفعہ کے بعد یہہ دفعہ داخل کیجاوے

"۲۔ دفعہ ۲۹۰ میں مندرجہ ذیل شرط زیادہ کیجاوے یعنی یہہ کہ "شرط یہہ ہو کہ جو مقدمات عدالت سیشن کے روبرو پیش ہوں اُن میں اگر اول [illegible] مقرر [illegible] سے پہلے اگر ملزم جیوری کی معرفت تجویز چاہے تو تجویز [illegible] جیوری کی معرفت ہوگی +

نیز یہہ تحریک کرینگے کہ اگر ترمیم مندرجہ صدر منظور کیجاوے تو مسودہ قانون کی دفعہ ۸ جس کے ذریعہ سے ایک جدید دفعہ بعوض دفعہ ۴۵۱ ایکٹ ۱۸۸۲ع کے قائم کیگئی ہو فضول سمجھکر خارج کردیجاوے +

مسٹر البرٹ یہہ تحریک کرینگے کہ ترمیم شدہ مسودہ قانون پاس کیا جاوے +

سلہٹ سے اسٹیٹسمن کا ایک تار برقی آیا ہو کہ جو راضی نامہ البرٹ بل کی نسبت ہوا ہو اُس سے کاشتکار لوگ ابتک ناراض ہیں چنانچہ ایک جلسہ میں جو ۲۰ جنوری کو مقام سٹی گنج میں منعقد ہوا مندرجہ ذیل رزولیوشن منظور ہوا۔ ۳۰ کاشتکار موجود تھے یا اُن کی طرف سے ایجنٹ آئے تھے "ڈیفینس کونسل نے جو راضی نامہ کو بغیر اسکے کہ مفصلات کے باشندوں سے استفسار کرے جن پر اس قانون کا خاصکر زیادہ اثر ہوگا قبول کرلیا ہو اُسکو یہہ جلسہ سخت ناپسند کرتا ہو جیوری کا قاعدہ جیسا کہ بالفعل جاری ہو اہل یورپ کی حفاظت کیواسطے ناکارہ ہو اور جب تک کہ وہ انگلستان کے قانون کے مطابق نکرو دیا جاویگا اُس وقت تک وہ قبول نہیں کیا جاویگا۔ دفعہ ۴۰۳ کے بموجب جب جج اسیسروں کے فیصلہ کو منسوخ کرسکتا ہو اور اگر ہم اسکو قبول کرینگے تو ہم گویا درحقیقت اُس حق کو چھوڑ دینگے جس کے واسطے ہم لڑ رہے ہیں +

اس بات کا بیان کرنا فضول ہو کہ کاشتکاروں نے راضی نامہ کے جزیات کو ابتک بخوبی نہیں سمجھا ہو کوئی جج ایک جیوری کے فیصلہ کو منسوخ نہیں کرسکتا ہو اگر وہ اُس فیصلہ کو نامناسب خیال کرے تو اُسکو جیوری برخاست کرنا اور از سر نو تجویز مقدمہ کا حکم دینا یا مقدمہ کو عدالت ہائی کورٹ کے سپرد کرنا چاہئے سٹی گنج کے جلسہ نے جج اسیسروں اور جوری کے اختلاف کو نہیں سمجھا۔

پروفیسر مونیر ولیمس دارجیلنگ سے واپس آگئے ہیں جمعہ آئندہ کو وہ بمقام گریا اور پارس ناتھ کے جینی مندروں کیواسطے جاوینگے +

مفصلات سے بہت سے باشندے نمایش گاہ کی سیر کیواسطے آئے ہیں دوشنبہ کو دو ہزار عورتیں جو مقام سوری واقع من بھوم سے اور ضلع مرشد آباد سے آئی تھیں علیحدہ علیحدہ جماعتوں میں مکانات نمایشگاہ میں گزریں اور ہر ایک جماعت ایک خاص گاؤں کو ظاہر کرتی تھی۔ مدرسے فری لسٹ میں داخل کئے گئے ہیں اور سیکڑوں لڑکے مکان کی سیر کے واسطے جاتے ہیں +

لنڈن ۲۴ جنوری۔ میڈاگاسکر سے اسٹینڈرڈ کو خبر آئی ہو کہ جدید ملکہ کی تاجپوشی کیوقت اُسکے وزیر اعظم نے صاف صاف یہہ بات کہدی کہ میڈاگاسکر کا کوئی حصہ فرانسیسیوں کو ایک انچہ زمین بھی نہیں دیگی +

پیرس ۲۳ جنوری۔ ٹانکوئن کو دو ہزار زیادہ مدد بھیجی جاویگی اور وہ شروع مارچ میں وہاں پہونچیگی اُسوقت تک مقام بکنین پر حملہ ہونیکی توقع نہیں ہو +

قاہرہ ۲۳ جنوری۔ جو مصری فوج خرطوم اور سنار میں رہتی ہو وہ اب زیادہ [illegible] اور ترتیب یافتہ ہوتی جاتی ہو سیکٹ کی امداد کیواسطے فوراً کار روائی شروع کیجاویگی +

کلکتہ ۲۶ جنوری۔ انگلستان سے [illegible] کیا ہو کہ نواب لفٹنٹ گورنر عنقریب انگلینڈ تشریف لیجانیوالے ہیں اب یہہ قطعی طور پر فیصل ہوگیا ہو کہ مسٹر [illegible] بصلاح اطبا چھ ماہ کی رخصت لینگے۔ اور ۹ مارچ کو جہاز سیام میں کلکتہ سے تشریف لیجاینگے۔ مسٹر [illegible] کہ پہلے شایع ہوگیا قائم مقام لفٹنٹ گورنر مقرر ہونگے۔ مسٹر ٹامسن کی صحت بنگرانی ڈاکٹر برچ صاحب رو بہ ترقی ہو جس وقت سے ڈاکٹری عمل جس کو انکی حالت ضروری کرتی ہو بالتامل میں آیا ہو تب سے کسیقسم کی رکاوٹ وقوع میں نہیں آئی۔ اب اُن کے دوست کسیقسم کے فکر و تردد کو دل میں جگہ نہ دیں +

مدراس ۲۵ جنوری۔ آج بعد دوپہر تین بجے کے بمقام مدراس کے [illegible] مسٹر [illegible] چارج داروں نے وفات پائی ہو

قاہرہ ۲۵ جنوری - آج جنرل گورڈن نے خدیوے بڑے تپاک سے ملاقات کی اور اختیارات کامل کے ساتھ سوڈان کے گورنر جنرل مقرر کیئے گئے - خدیوے ملاقات کرتے ہی جنرل موصوف خرطوم کو روانہ ہوگئے +

طہران ۲۴ جنوری - ایرانی فوج متعیم مشہد نے اُس حملہ کو پسپا کیا جو مرو کے ترکمانوں کے چند گروہوں نے اسپر کیا تھا +

ہانگ کانگ ۲۴ جنوری - فرانسیسی جہاز لینے کی غرض سے مقام بکینہ کیطرف گئے تھے دشمن کو بڑی جمعیت کے ساتھ جمع پایا +

کلکتہ ۲۵ جنوری - آج البرٹ بل پاس ہوگیا - راجہ دربھنگہ کی تجویز کردہ ترمیم قدرے بحث کے بعد واپس لیگئی - آنریبل کرسٹوداس پال نے اس تحریک پر کہ "بل پاس ہوجائے" کس قدر رنجی سے تقریر کی اور بیان کیا کہ اسکا نتیجہ دیسیوں کے لئے نہایت مایوسی نکلا - حضور ویسرائے نے اس امر سے انکار کیا اور کہا کہ اس سے ہندوستانیوں کے لئے اعلیٰ درجہ کے نتائج منتج ہوتے ہیں اور یورپینوں کو حفاظت کا ذریعہ مل گیا - آنریبل مسٹر ایونس نے آنریبل کرسٹوداس پال کی سپیچ کو پکڑا - اور مستعدی سے بیان کیا کہ یورپین لوگ کبھی بل کے اصول سے متفق نہیں ہوئے - موجودہ بل کے پاس ہوجانے کو اسلئے منظور کیا ہے کہ امن وامان ہوجائے + اسکے بعد کونسل دو ہفتہ کے لیئے برخاست ہوئی +

لودیانہ

۲۳ جنوری کو جناب نجم الہند سیّد احمد خانصاحب بہادر نے میونسپل ہال میں ساڑھے سات بجے شام کیوقت ایک لکچر دیا - سامعین کی کثرت اسقدر تھی کہ ہال کا تو کیا ذکر ہے باہر کے برانڈہ میں جگہ نہیں تھی - اور باہر بھی کثرت کے ساتھ مردمان کا اجتماع ہو رہا تھا - اس لکچر کو اکثر لوگوں نے بھی سُنا ہے کیونکہ اول تو شور غل اور پھر زیادتی سامعین - پھر بھی سید صاحب نے حتی المقدور کوشش کی کہ سب کے کان میں آواز پہنچے - مگر نہ پہونچی +

لکچر کا خاص مطلب اہل اسلام کی قومی ہمدردی وحال کی حالت اور آئندہ کی بہبودی وترقی کے وسائل پر مبنی تھا - اول تو سیّد صاحب نے بیان کیا کہ تمام اہل اسلام گو مختلف فرقوں ومذاہب کے ہوں اسواسطے کہ تمام ایک کلمہ کے بندھن سے بندھے ہیں ایک قوم میں شامل ہیں اور مناسب ہے کہ اپنی قوم کی ترقی میں ہمدردی ظاہر کریں - اسکے بعد سیّد صاحب نے بیان کیا کہ قوم اسلام نہایت ہی ابتر حالت میں ہے جسکے بعد صاحب موصوف نے فرمایا کہ قومی تعلیم قومی ترقی کا ایک اعلیٰ وسیلہ ہے - قومی تعلیم کی خاطر ہم نے ایک مدرسہ مقام علیگڈھ میں قوم اسلام کی ترقی کے لئے جاری کر رکھا ہے اور اسکے انتظام اور اجرا کی استحکامت کی خاطر ہمیشہ فکر وسعی اختیار کیا ہے - مناسب ہے کہ تمام اہل اسلام اپنے بچوں کو اس مدرسہ میں تعلیم کے لئے بھیجا کریں اور اپنی خستہ حالت سے واقف ہوکر ترقی کی طرف قدم مارین +

اگرچہ سیّد صاحب کے لکچر میں ایک طرفی اور پادریوں کے سکولوں اور انکی تعلیم کی ضمناً مخالفت پائی جاتی تھی مگر ہم اہل شہر کے حالات وخیالات اور اُس دلی منشاء (جو واقعی قابل پسند ہیں) کو مدنظر رکھکر سیّد صاحب کے ذمہ ہرگز ہرگز تنگدلی کا الزام نہیں لگاتے ہیں +

سیّد صاحب کے لکچر کے بعد انجمن رفاہ عام لودیانہ کیطرف سے ایک اڈریس مولوی عبداللہ خانصاحب نے پڑھکر سُنایا اور پھر خان بہادر منشی قادر بخش خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لودیانہ نے فہرست چندہ کی پڑھکر سُنائی - اور کل چندہ مبلغ السعہ ؁ سیّد صاحب کے پیش کیا - جسکو صاحب موصوف نے بڑی خوشی کے ساتھ قبول کیا اور فرمایا کہ ہم ایک بورڈنگ ہوس جسپر یہ الفاظ "زہ عطیہ از احباب لودیانہ" کندہ کئے جاینگے اِس روپیہ سے تعمیر کیا جاینگا +

ہم نے ہفتہ گزشتہ میں غلطی سے لکھا تھا کہ سامان مہمانداری سیّد احمد خانصاحب بہادر نجم الہند کی منجانب خان بہادر منشی قادر بخش خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوا تھا حالانکہ اب ہمکو تحقیقاً معلوم ہوا ہے کہ یہ مہمانداری ومدارات وغیرہ کُل جناب سردار علی محمد خانصاحب کیطرف سے تھے +

جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اتوار کے روز تحصیل جگراؤں کے دورہ سے تشریف لے آئے ہیں +

ہمارے شہر میں ہفتہ گزشتہ میں چوروں نے کوتوال لودیانہ کے مکان میں نقب لگانا شروع کیا تھا مگر ناکامیاب رہے - اب گرفتار ہیں امید کہ کوتوال صاحب اول تو بلحاظ عہدہ اور دوم بلحاظ مالک مکان اِس مقدمہ میں خوب کوشش فرماوینگے +

ہماری میونسپل کمیٹی نے ایک برانچ شفاخانہ جو پہلے گھاس منڈی میں جاری تھا اور صرف دن کیوقت کھلا کرتا تھا اب متصل دوکان مرزا افضل بیگ صاحب ڈبل روٹی والہ کے چوڑے بازار میں قایم کیا ہے - یہ شفاخانہ رات دن رفاہ عام کی خاطر کھلا رہتا ہے جو صاحب چاہیں کسی وقت خواہ دن ہو یا رات شفاخانہ مذکور سے دوا لے سکتے ہیں +

ہم نے متواتر انجمن انسداد مسکرات لودیانہ کے دو جلسوں کا اپنی لوکل خبر میں عدم گنجایش کے باعث کچھ ذکر درج اخبار نہیں کیا تھا - ہمارے اکثر معزز ممبر اِس امر کے شاکی ہیں اور خصوصاً چاہتے ہیں کہ اُس اڈریس کو جو منجانب ممبران وافسران انجمن جناب مس آئی لوئیس صاحبہ سابق سکرٹری انجمن موصوف کی علیحدگی پر دیا گیا تھا درج کریں سو اُسکو ہم صیغہ نور افشاں میں درج کرتے ہیں - ان دو جلسوں میں ممبر اور شامل ہوئے ہیں - زیادہ تر خوشی اس بات میں ہے کہ اس انجمن میں دو تین شاعر بھی ممبر ہیں اور طبع آزمائی کرتے ہیں - اب گزشتہ شاعروں کا زمانہ گیا جو ہر ایک مصرع میں شراب وکباب گایا کرتے تھے - اب نہایت ہی مہذب شعر شراب خوری ودیگر منشیات کے استعمال کے بد نتایج میں پڑھے جاتے ہیں - ہم اُن اشعاروں کو ہفتہ آیندہ میں درج کرینگے +

کل شام کے چھ بجے مشن سکول ہال میں جلسہ انجمن انسداد مسکرات ہوگا امید کہ تمام ممبران ودیگر صاحبان اہل شہر اِس جلسہ کو اپنی حاضری سے رونق دینگے +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا